

زکوٰۃ کی رقم سے اسکول کے بچوں کو کتابیں اور بیگ وغیرہ لے کر دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فنڈ سے چلنے والے اسکول کے بچوں کو زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں، یا اسکول بیگ وغیرہ لے کر دے سکتے ہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر اپنی زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں یا اسکول بیگ وغیرہ خرید کر غریب بچے کو دیدیے جائیں یعنی اس کی ملک کر دیں، تو جتنی ان کی مارکیٹ ویلیو ہوگی، اس قدر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بشرطیکہ وہ بچہ نہ سید یا ہاشمی ہو، اور نہ صاحب نصاب ہو، نہ زکوٰۃ دینے والے کی اولاد میں سے ہو، نیز اگر وہ نابالغ ہے، تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے والد کا بھی صاحب نصاب نہ ہونا شرط ہے؛ کیونکہ غنی مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ دینے کی اجازت نہیں۔

علامہ رضی الدین محمد بن محمد سرحسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 571ھ/1175ء) لکھتے ہیں:

”ولا یجوز صرفہا الی ولد غنی اذا کان صغیراً لانه یعد غنیاً بمال ابيه عرفان کان فقیراً کبیراً اجاز لانه لا یعد غنیاً بمال ابيه“

ترجمہ: اور صدقات واجبہ کو کسی غنی شخص کے بچے پر خرچ کرنا جائز نہیں جبکہ وہ نابالغ ہو؛ کیونکہ عرفاً وہ اپنے باپ کے مال کی وجہ سے غنی شمار ہوتا ہے، اور اگر وہ بچہ بالغ فقیر ہو تو جائز ہے؛ کیونکہ وہ اپنے باپ کے مال کی وجہ سے غنی شمار نہیں کیا جاتا۔ (المحیط الرضوی،

کتاب الزکاۃ، باب من توضع فیہ الصدقات، جلد 1، صفحہ 552، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے

”ولا یدفع الی أصله، وإن علا، وفرعه، وإن سفلاً کذا فی الکافی“

ترجمہ: اپنی اصل اگرچہ کتنی ہی اوپر ہو اور اپنی فرع اگرچہ کتنی ہی نیچی ہو، انہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتا، جیسا کہ کافی میں ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ،

ج 1، ص 188، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”زکوٰۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلہ مکا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکوٰۃ مالک کر دینا جائز و کافی ہے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے وہی مجرا ہوگی، بالائی خرچ محسوب نہ ہوں گے۔“ (فتاویٰ رضویہ،

جلد 10، صفحہ 69-70، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید تحریر فرماتے ہیں: ”مصرف اس کا مثل مصرف صدقہ فطر و کفارۃ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ ہے، بلکہ کسی ہاشمی مثلاً شیخ

علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے، غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو نہیں دے سکتے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 528، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: ”زکوٰۃ ادا ہونے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ کسی غیر سید اور غیر مالک نصاب کو مالک بنا کر دی جائے، کسی ایسے کام میں زکوٰۃ خرچ نہیں کی جاسکتی، جہاں پر کوئی مالک نہیں ہوتا ہے، جیسے مسجد، مدرسہ، کنواں یا ہسپتال بنا نا وغیرہ اور یہی حکم ہر واجب صدقہ کا ہے، مثلاً صدقہ فطر، نماز روزہ کا فدیہ اور کفارہ وغیرہ۔۔۔ (البتہ) یہ کر سکتے ہیں کہ ایسے بچے جن کے باپ غریب ہیں اور زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں، زکوٰۃ کے روپے ان کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں، جن سے وہ اپنی فیس ادا کر دیں یا گاڑی کا کرایہ دے دیں، یا ان کو کتا بن خرید کر دی جاسکتی ہیں۔“ (وقار الفتاویٰ، جلد 2، صفحہ 398، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4879

تاریخ اجراء: 18 شوال المکرم 1447ھ/07 اپریل 2026ء



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net